اور پھوہڑ پن کے باعث اکبری نے اپنی اور میاں کی زندگی میں آسانیوں کے بجائے مشکلات پیدا کیں۔

مشقی سوالات

1۔ مختصر جواب دیجیے:

الف: کٹنی نے اکبری کو پھانسنے کیلئے اسے کن کن تبرکات کی زیارت کرائی اور اکبری نے کن دو چیزوں کو پسند کیا؟

جواب: کٹنی نے اکبری کو تسبیح، خاکِ شفا، زمزمیاں، مدینہ منورہ کی کھجوریں، کوہِ طور کا سرمہ، خانہ کعبہ کے غلاف کا ٹکڑا، عقیق البحر، مونگے کے دانے؛ نادِ علی، پنج سورہ اور بہت سی دُعائیں دکھائیں۔ اکبری نے دو چیزیں سرمہ اور نادِ علی پسند کیں۔

ب: اکبری نے دو روپے والا ازار بند چار آنے میں خریدا تو محمد عاقل نے اس کی حوصلہ افزائی کیوں کی؟

جواب: محمد عاقل اپنا فائدہ دیکھ کر بہت خوش ہوا۔ وہ عقل مند آدمی تھا لیکن لالچ اور طمع نے اس کی عقل پر پردہ ڈال دیا تھا۔ اس نے بیوی کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے کہا کہ سستی اشیا مل رہی ہیں تو ضرور دیکھنی چاہئیں۔

ج: کٹنی نے اکبری سے اس کا سارا زیور کس بہانے سے ہتھیا لیا؟

جواب: کٹنی نے اکبری سے کہا کہ میل سونے کو کھا جاتا ہے۔ تم زیور کو اجلواؤ اور دھگدگی میں ڈورا ڈلواؤ۔ اکبری نے اپنے میاں کی مصروفیات کی مجبوری ظاہر کی تو کٹنی نے زیور اجلوانے کے لیے اپنی خدمات پیش کر دیں۔ اکبری نے بھی زیور اس کے حوالے کر دیا۔

د: کٹنی نے زلفن کو کیا کہہ کر واپس گھر بھیج دیا؟

جواب: کٹنی نے اکبری کی نوکرانی زلفن سے کہا کہ ناک کی کیل تو میں پان دان کے ڈبے کے اُوپر رکھ کر بھول آئی ہوں۔ تم دوڑ کر جاؤ اور لے آؤ۔

ہ: کٹنی نے اکبری کے علاوہ اور کس کس کو اپنے جال میں پھنسایا؟

جواب: کٹنی نے کنجی کی گلی میں احمد بخش خاں کی بی بی کا سارا زیور اس بہانے سے ٹھگ لیا کہ فقیر سے دوگنا کرا دوں گی۔ روئی کے کٹڑے میں میاں مسیتا کی بیٹی سے محبت بڑھا کر اس کا زیور بھی لے اُڑی۔

و: اکبری نے اپنے جہیز کے کپڑوں کا ستیاناس کیسے کیا؟

جواب: اکبری کی ساس دسویں دِن اس کے کپڑوں کو دُھوپ دے دیا کرتی تھیں۔ شروع برسات میں اکبری نے ساس سے الگ گھر لیا۔ برسات گزر گئی۔ اکبری نے کپڑوں کے صندوق کو ہاتھ نہ لگایا۔ سردی آئی تو دلائی نکالنے کے لیے صندوق کھولا۔ اس وقت تک کچھ کپڑوں کو دیمک چاٹ چکی تھی اور کچھ میں چوہوں نے کاٹ کر سوراخ بنا دیئے تھے۔

2: کٹنی نے اکبری (مزاج دار بہو) کو بھوپال کی بیگم کا جو خود ساختہ واقعہ سُنایا' اسے اپنے الفاظ میں بیان کیجیے۔

جواب: کٹنی نے بتایا کہ بھوپال کی ایک بیگم مجھے اپنے ساتھ حج پر لے گئی تھیں۔ بلقیس جہانی بیگم بہت مالدار تھیں

لیکن اولاد نہیں تھی۔ ان کے میاں نواب صاحب اسی وجہ سے اُن کی طرف توجہ نہیں کرتے تھے۔ اگرچہ بڑی خوبصورت مگر بڑی سادہ مزاج اور فقیروں کی بڑی معتقد۔ گھر سے تین میل کے فاصلے پر کسی فقیر کے بارے میں سنا تو ایک اندھیری رات میں پیدل چل کر اُس فقیر کے پاس گئیں اور پہر تک ہاتھ باندھے کھڑی رہیں۔ بیگم کو خواب میں حج پر جانے کی بشارت ہوئی۔ پانچ سو مسکینوں کو بھی اپنی گرہ سے کرایہ ادا کر کے جہاز پر سوار کروایا' جن میں ایک میں بھی تھی۔ گیارہویں دن سمندر کے بیچ ایک پہاڑ دکھائی دیا۔ کوہ حبشہ، ناخدا نے اس کے غار میں موجود ایک کامل فقیر کے بارے میں بھی بتایا۔ بیگم صاحبہ پانچ عورتوں کے ہمراہ غار تک پہنچیں۔ نورانی اور فرشتہ صورت شاہ صاحب نے دُعا دی اور بیگم صاحبہ کو بارہ لونگیں دیں، اور کچھ پڑھ کر دم کیا۔ اُن کی قسمت سنور گئی۔ شوہر پیار کرنے لگا۔ اُوپر تلے چار بیٹے ہوئے۔ شاہ صاحب نے مجھے دِلّی آ کر ے کے ضرورت مندوں کی خدمت سپرد کی تھی اس طرح میں بیگم صاحبہ سے اجازت لے کر آپ لوگوں کے پاس آ گئی ہوں۔

3: آپ کے خیال میں اکبری (مزاج دار بہو) سے کون کونسی حماقت سرزد ہوئی؟

جواب: ناسمجھی کی بدولت ساس سے لڑ جھگڑ کر الگ گھر میں رہنا، ہر کسی کے ساتھ بہت جلد دوستی کر لینا۔ جاہل ہونے کی وجہ سے ضعیف الاعتقاد ہونا۔ معمولی چیزوں کو کٹنی کے کہنے پر بہت متبرک خیال کرنا۔ خودساختہ قصے کو حقیقی سمجھ کر یقین کر لینا۔ چوری کی چیزوں کو غریب ہو جانے والی ضرورت مند خاتون کی چیزیں سمجھ کر خرید لینا۔ شوہر کا التفات دیکھ کر لونگوں پر اعتقاد بڑھ جانا اور دھگدگی میں ڈورا ڈلوانے، میلے زیور کو اُجلوانے کے لیے زیور کٹنی کے حوالے کر دینا۔

4: بعض لوگوں کو اعتراض ہے کہ مولوی نذیر احمد اپنے ناپسندیدہ کرداروں کے عیب بیان کرتے ہوئے مبالغے سے کام لیتے ہیں۔ آپ کے خیال میں اکبری (مزاج دار بہو) کی حماقتیں معاشرتی نوعیت کی ہیں یا انہیں بڑھا چڑھا کر بیان کیا گیا ہے؟

جواب: پڑھے لکھے لوگوں کو اکبری (مزاج دار بہو) کے عیب غیر فطری لگیں گے لیکن آج بھی ہمارے ہاں اَن پڑھ طبقے میں اور ضعیف الاعتقاد لوگوں میں یہ سارے عیب موجود ہیں اور یہ سارے عیب معاشرتی نوعیت ہی کے ہیں۔

5: اس سبق کا خلاصہ اپنے الفاظ میں بیان کیجیے۔

جواب: دیکھیے سبق کا خلاصہ۔

6: جاہل اور کمزور ایمان کے لوگ عموماً توہم پرست ہوتے ہیں۔ سبق میں توہم پرستی کی چند مثالیں موجود ہیں۔ ان میں سے دو کی نشاندہی کیجیے اور انہیں اپنے الفاظ میں بیان کیجیے۔

جواب: i۔ اپنے شوہر کے التفات کو اکبری لونگوں کا کرشمہ سمجھ لیتی ہے۔ اُسے یہ خیال نہیں آتا کہ اُس نے اپنے بدن اور لباس کا میل کچیل دُور کیا۔ کمرے اور بستر صاف کیے تو شوہر ملتفت ہوا ہے۔ اسی طرح وہ کوہ حبشہ

کے غار والے شاہ صاحب کا وجود نہ صرف درست سمجھ لیتی ہے بلکہ اُس کے دم کرنے اور لونگیں دینے سے بھوپال کی بیگم بلقیس جہانی کے ہاں اُو پر تلے چار بیٹوں کی پیدائش کو کرامت سمجھتی ہے۔

ii۔ اکبری گنڈوں پر اعتقاد رکھتی ہے۔ کٹنی جب یہ کہتی ہے کہ اپنے قد کے برابر ایک کلاوہ (کچا سُوت) مجھ کو ناپ دو تو وہ اس پر بغیر سوچے سمجھے فوراً عمل کرتی ہے۔

7: درج ذیل محاورات کو اپنے جملوں میں اِس طرح استعمال کیجیے کہ ان کا مفہوم واضح ہو جائے۔

○ **ڈھب پر چڑھنا:** کٹنی نے اکبری کی ضعیف الاعتقادی اور جہالت کو دیکھ کر اُسے ڈھب پر چڑھا لیا اور اس کا زیور لے اُڑی۔

○ **ریجھ جانا:** طوطے کو باتیں کرتے سن کر تنویر طوطے پر ریجھ گیا اور ضد کر کے والد کو مجبور کر دیا کہ وہ اسے گھر لے آئیں۔

○ **آہ کھینچنا:** مقدس خاموشی سے ظلم سہتا رہا، آہ تک نہ کھینچی۔

○ **لوٹ ہو جانا:** قیمتی چیز کو سستے داموں بکتے دیکھ کر اکثر لوگ لوٹ ہو جاتے ہیں۔

○ **چاٹ لگنا:** اسلم کو جوا کھیلنے کی ایسی چاٹ لگی کہ گھر کے برتن تک بیچ کر ہار گیا۔

○ **لٹو ہو جانا:** لڑکی کا شائستہ انداز دیکھ کر لڑکے کی ماں اس پر لٹو ہو گئی اور فوراً رشتے کے لیے ہاں کر دی۔

○ **ماتھا ٹھنکنا:** محلے کے آوارہ لڑکوں کے ساتھ ناصر کی دوستی دیکھ کر میرا ماتھا ٹھنکا تھا کہ اب ناصر تعلیم حاصل کرنے کی طرف توجہ نہ دے سکے گا۔

○ **سر پیٹ لینا:** شوہر نے جب گھر آ کر سُنا کہ بیوی نے زیور دگنا کروانے کے لالچ میں نوسرباز کے حوالے کر دیا ہے تو غصے میں اس نے اپنا سر پیٹ لیا۔

○ **گھر کو خاک سیاہ کر کے چھوڑنا:** جاہل اور ضعیف الاعتقاد عورتیں کٹنیوں کے ڈھب پر چڑھ کر بہت جلد گھر کو خاک سیاہ کر کے چھوڑتی ہیں۔

○ **اُڑا لینا:** دیکھتے ہی دیکھتے نوسرباز نے بزرگ خاتون کی رقم اُڑا لی، پتا بھی نہ چلنے دیا۔

8۔ درج ذیل جملوں کی وضاحت کیجیے:

الف: ''جمن نے مزاج دار کو باتوں ہی باتوں میں تاڑ لیا کہ یہ عورت جلد ڈھب پر چڑھ جائے گی۔''

وضاحت: جمن کے رُوپ میں کٹنی نے پہلی ملاقات کے دوران میں ہی بھانپ لیا تھا کہ اکبری بے وقوف عورت ہے۔ کٹنیوں کا دھندا ایسی ہی کم عقل عورتوں کے دم سے چلتا ہے۔ اکبری سے ملاقات ہوئی تو کٹنی یہ سوچ کر خوش ہو گئی کہ یہ عورت جلد قابو میں آ جائے گی۔

ب: ''اپنے قد کے برابر ایک کلاوہ مجھ کو ناپ دو۔ میں تم کو ایک گنڈا بنوا لا دوں گی۔''

وضاحت: اکبری نے بتایا کہ اس کے ہاں اولاد نہیں اور میاں کا رویہ بھی کچھ اچھا نہیں۔ ججن باتوں ہی باتوں میں اکبری کی بے وقوفی اور ضعیف الاعتقادی کا اندازہ لگا چکی تھی۔ اکبری کو رام کرنے کے لیے بولی کہ تم اپنے قد کے برابر کچا دھاگا مجھے لا کر دو تا کہ میں تمہیں گنڈا بنوا کر لا دوں جس کی برکت سے تمہارے ہاں بہت اولاد ہوگی۔

ج: ''مزاج دار بیٹی بنیں اور ججن کو ماں بنایا''

وضاحت: ججن نے اکبری کو ازار بند ستے داموں بیچا۔ بیگم بھوپال کی حکایت سنائی اور متبرک لونگیں دیں تو اکبری کو اس سے بہت عقیدت ہوگئی اور اسے اپنی منہ بولی ماں بنا لیا۔

د: ''کہیں کی بہتی بہاتی مہینے بھر سے کرائے پر آ کر رہی تھی۔''

وضاحت: ججن اکبری کا زیور لے کر رفو چکر ہوگئی۔ لوگ اس کے پتے پر پہنچے تو انکشاف ہوا کہ وہ مکان کی مالک نہیں بلکہ کرایہ دار تھی۔ اس کی مستقل رہائش گاہ کے متعلق کوئی کچھ نہیں جانتا تھا۔ پتا نہیں کہاں سے پھرتی پھراتی آئی تھی اور اب کہیں اور جا چکی تھی۔

ہ: ''ججن کا سراغ نہ ملا پر نہ ملا۔''

وضاحت: لوگوں نے ججن کو بہت تلاش کیا۔ تھانے میں بھی اطلاع دی گئی لیکن سب کوششیں ناکام ثابت ہوئیں اور ججن کا سراغ نہ ملا۔

و: ''ایک ہی برس میں ہاتھ کان سے ننگی رہ گئی۔''

وضاحت: اپنی حماقتوں کے باعث اکبری اپنا سارا زیور گنوا بیٹھی۔ اس کی شادی کو ایک برس گزر رہا تھا اور وہ ہاتھوں اور کانوں کے زیورات سے محروم ہو چکی تھی۔

9۔ درج ذیل اقتباسات کی سیاق و سباق کے حوالے سے تشریح کیجیے۔

الف: ''طمع ایسی چیز ہے کہ بڑا سیانا آدمی بھی دھوکا کھا جاتا ہے۔ جنگلی جانور، مینا، طوطا، لال، بلبل آدمی کی شکل سے بھاگتے ہیں، لیکن دانے کی طمع سے جال میں پھنس جاتے ہیں اور زندگی بھر قفس میں قید رہتے ہیں۔ اسی طرح محمد عاقل اپنا فائدہ دیکھ کر خوش ہوا اور جب مزاج دار نے کہا کہ وہ ججن بیگم کا تمام اسباب جو بکنے کو نکلے گا، میرے پاس لانے کا وعدہ کر گئی ہے تو محمد عاقل نے کہا: ''ضرور دیکھنا چاہیے لیکن ایسا نہ ہو چوری کا مال ہو۔ پیچھے خرابی پڑے اور ہاں ججن کوئی ٹھگنی نہ ہو۔'' (سرمایۂ اردو 12، صفحہ 42)

حوالہ متن: سبق کا عنوان : اکبری کی حماقتیں

مصنف کا نام : مولوی نذیر احمد

سیاق و سباق: اکبری ایک بے وقوف اور بدسلیقہ لڑکی تھی۔ محمد عاقل سے شادی کے بعد وہ سسرال والوں سے لڑ جھگڑ کر الگ ہوگئی۔ ججن کے روپ میں کٹنی محلے میں آئی تو اسے گھر میں بلا لیا۔ ججن نے نمائشی تبرکات کی وہ تعریفیں کیں اور بیگم بھوپال کے سفر حج کا قصہ اس چرب زبانی کے ساتھ سنایا کہ اکبری گرویدہ ہوگئی۔ کٹنی نے سستا سامان

بیچ کر اور شوہر کو مائل کرنے کے تعویذ گنڈے بتا کر اکبری کو بیٹی بنالیا۔ ایک روز کٹنی موتیوں کی مالا لائی۔ ہزار، پانچ سو قیمت بتا کر اکبری کو صرف پچاس روپے میں دینے کی پیشکش کی اور کہا کہ اپنی پہنچیاں بیچ کر خرید لو۔ اکبری نے زیور کھولا تو اسے اجلوانے کا مشورہ دیتے ہوئے اپنی خدمات پیش کر دیں اور اس طرح زیور لے کر رفو چکر ہو گئی۔

تشریح: اکبری نے کٹنی سے خریدا ہوا ازار بند محمد عاقل کو دکھایا تو شوہر نے اس کی قیمت دو روپے بتائی۔ اکبری نے کہا کہ میں نے چار آنے میں لیا ہے اور ساتھ ہی جٹن کا تعارف بیان کیا اور سرمہ، نادِعلی اور فیروزے کی انگوٹھی بھی دکھائی۔ سچ ہے کہ لالچ بُری بلا ہے اور بڑے سے بڑا عقلمند آدمی بھی طمع میں مبتلا ہو کر دھوکا کھا جاتا ہے۔ لالچ صرف انسان ہی کو نہیں دیگر جانداروں کو بھی نقصان پہنچاتا ہے۔ طوطا، مینا، لال اور بلبل آدمی کی شکل دیکھتے ہی اُڑ جاتے ہیں لیکن زمین پر بکھرے دانے کا لالچ انھیں زمین پر اُتارتا اور جال میں پھنسا لیتا ہے اور پھر ان کی زندگی پنجرے میں قید گزرتی ہے۔ محمد عاقل نام ہی کا عاقل نہ تھا بلکہ واقعی ذی شعور انسان تھا لیکن بیوی کی اس خریداری میں اپنا فائدہ دیکھ کر وہ بھی بہت خوش ہوا۔ اکبری نے اسے مزید بتایا کہ جٹن کے پاس جو بھی سامان بکنے کے لیے آئے گا وہ میرے پاس ضرور لایا کرے گی کیونکہ اس نے مجھ سے وعدہ کر لیا ہے۔ محمد عاقل کی چھٹی حس نے اسے خبردار کیا کہ دال میں کالا ہے لیکن کسی ثبوت کے بغیر اس نے جٹن کو کٹنی قرار دے کر بیوی سے جھگڑا مول لینا مناسب نہ سمجھا اور محتاط لہجے میں صرف اتنا کہنے پر اکتفا کیا کہ ضرور دیکھنا چاہیے لیکن چوری کا مال نہ ہو اور جٹن کوئی ٹھگنی نہ ہو۔ اکبری نے اس وقت تو شوہر کے خدشے کو بے بنیاد قرار دیتے ہوئے مسترد کر دیا تھا لیکن بعد کے واقعات نے ثابت کیا کہ عاقل نے درست کہا تھا اور اکبری اسی جٹن یعنی کٹنی کے ہاتھوں اپنے زیورات سے محروم ہو گئی۔

ب: ''اکبری کو نانی کے لاڈ پیار نے زندگی بھر کیسی مصیبت میں رکھا۔ لڑکپن میں اکبری نے نہ کوئی ہنر سیکھا نہ کچھ اس کے مزاج کی اصلاح ہوئی' جب اکبری نے ساس سے جدا ہو کر الگ گھر کیا' برتن بھانڈا' کپڑا زیور سب کچھ اس کے پاس موجود تھا۔ چونکہ خانہ داری کا سلیقہ نہیں رکھتی تھی چند روز میں تمام مال و اسباب خاک میں ملا دیا اور ایک ہی برس میں ہاتھ کان سے ننگی رہ گئی۔'' (سرمایۂ اُردو 12، صفحہ 45)

حوالہ متن: سبق کا عنوان : اکبری کی حماقتیں

مصنف کا نام : مولوی نذیر احمد

سیاق وسباق: اکبری ایک بے وقوف لڑکی تھی۔ محمد عاقل سے شادی کے بعد اس نے سسرال والوں سے لڑ جھگڑ کر الگ گھر میں رہنا شروع کیا۔ اپنی جہالت اور ضعیف الاعتقادی کے باعث وہ ایک کٹنی کی معتقد ہو گئی، جس نے جٹن کا رُوپ دھار رکھا تھا۔ کٹنی نے اسے جھوٹے سچے تبرکات دکھائے۔ سستے داموں سامان بیچ کر اعتبار قائم کیا اور بیگم بھوپال کے سفر حج کی فرضی داستان سنا کر یقین دلایا کہ اس کے تعویذ گنڈے سے عاقل اکبری سے محبت کرنے لگے گا۔ ایک روز کٹنی جھوٹے موتیوں کی جوڑی لائی۔ ہزار، پانچ سو قیمت بتا کر اکبری سے صرف پچاس روپے طلب کیے اور بولی رقم موجود نہیں تو پہنچیاں بیچ دو۔ اکبری نے زیور نکالا تو کٹنی نے اسے اجلوانے کا مشورہ دیا اور اس

بہانے زیور لے کر رفو چکر ہوگئی۔

تشریح: اُردو کے پہلے ناول نگار مولوی نذیر احمد کی تحریری کاوشوں کا مقصد مسلمانوں کی سماجی اصلاح تھا۔ ناول مرآۃ العروس میں انھوں نے لڑکیوں کی تعلیم و تربیت کی اہمیت واضح کی ہے اور یہ بھی بتایا ہے کہ بے جا لاڈ پیار اولاد کے حق میں کس قدر مضر ثابت ہوتا ہے۔ نانی کی حد سے بڑھی ہوئی محبت کے باعث اکبری تعلیم حاصل کر سکی نہ امورِ خانہ داری میں طاق ہو سکی۔ اس کی شخصیت میں چڑچڑا پن، احساسِ برتری اور ضعیف الاعتقادی کے عناصر جمع ہو گئے تھے، جو عمر کچھ سیکھنے اور سمجھنے کی ہوتی ہے وہ اس نے کھیل کود میں گزاری تھی، جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ شادی کے بعد سسرال میں اپنا مقام نہ بنا سکی اور اپنی بدمزاجی کے باعث ساس سسر سے لڑ جھگڑ کر الگ ہوگئی۔ خانہ داری کی سمجھ بوجھ ہوتی تو الگ گھر میں بخوبی گزارا کر لیتی لیکن وہ ایسی ناسمجھ اور بدسلیقہ تھی کہ ایک برس میں بھرا گھر اُجاڑ کر رکھ دیا۔ الگ ہوئی تو برتن، کپڑا، زیور سب کچھ موجود تھا لیکن مال اسباب اور گھریلو سامان کی مؤثر حفاظت و نگہداشت ہی ان چیزوں کی عمر بڑھاتی ہے۔ اکبری میں گھر سنبھالنے اور چلانے کی صلاحیت ہی نہ تھی۔ اس پر طرہ یہ کہ وہ کٹنی کے ہتھے چڑھ گئی۔ بزرگوں نے برسوں کی محنت سے حاصل ہونے والے روپے سے جو زیور بنا کر دیا تھا وہ کٹنی لے اُڑی اور اکبری کچھ بھی نہ کر پائی۔ داناؤں کا یہ قول بالکل سچ ہے کہ ایسی محبت دراصل اولاد سے دشمنی ہوا کرتی ہے جس کے جوش میں تربیت کا پہلو فراموش کر دیا جائے۔ اکبری نانی کی لاڈلی نہ ہوتی اور اسے مناسب تربیت دی جاتی تو اس سے یہ حماقتیں سرزد نہ ہوتیں اور وہ سگھڑ عورتوں کی طرح کامیاب زندگی گزارتی۔

مطابقت

مطابقت کے معنی ہیں مطابق ہونا، موافق ہونا یا برابر ہونا لیکن قواعد کی رُو سے فعل کی اپنے فاعل اور مفعول کے ساتھ، صفت کی اپنے موصوف کے ساتھ اور علامت اضافت (کا، کے، کی) کی اپنے مضاف کے ساتھ نسبت کے بدلنے کو مطابقت کہتے ہیں۔ گویا ہم کہہ سکتے ہیں کہ فعل اپنے فاعل اور مفعول کے ساتھ، صفت اپنے موصوف کے ساتھ اور علامت اضافت اپنے مضاف کے ساتھ مطابقت رکھتی ہے۔ مثلاً ان جملوں پر غور کیجیے:

ماں چلی گئی۔ بیٹا چلا گیا۔

ماں اور بیٹا دونوں چلے گئے۔ علم انسان کا درجہ بڑھا دیتا ہے۔

علم اور نیک چلنی انسان کا درجہ بڑھا دیتے ہیں۔ لڑکی نے پانی پیا۔

لڑکے نے کہانی پڑھی۔

مزید معروضی سوالات

س: محمد عاقل نے اکبری سے کیا کہا؟

ج: محمد عاقل نے اکبری سے کہا کہ ان دِنوں ایک کٹنی شہر میں آئی ہوئی ہے۔ کئی گھروں کو لوٹ چکی ہے۔ تم کسی اجنبی عورت کو گھر میں مت آنے دینا۔